شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی

(دعوتِ اسلامی)
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

28 کلماتِ کفر

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (17 صفحات)
اوّل تا آخر پڑھ کر ایمان کی حفاظت کا سامان کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ

ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **درود شریف** پڑھے ہوں گے۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب ج۵ ص۲۷۷ حدیث ۸۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تنگدستی، بیماری، پریشانی اور فوتگی کے مواقع پر بعض لوگ صدمے یا اشتعال (یعنی جذباتیت) کے سبب بسا اوقات نَعُوْذ بِاللّٰه کفریہ **کلمات** بک دیتے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کرنا، اُس کو ظالم یا ضرورت مند یا محتاج یا عاجز سمجھنا یا کہنا یہ سب **کُھلے کُفر** ہیں۔ یاد رکھئے! بلا اِکراہِ شرعی ہوش وحواس میں صریح یعنی **کُھلا کُفر** بکنے والا اور معنیٰ سمجھنے کے باوجود ہاں میں ہاں ملانے والا بلکہ تائید میں سر ہلانے والا بھی **کافر** ہوجاتا ہے، اس کا **نکاح** ٹوٹ جاتا، **بیعت** ختم ہوجاتی اور زندگی بھر کے

نیک اعمال برباد ہوجاتے ہیں، اگر **حج** کرلیا تھا تو وہ بھی گیا، اب بعد تجدید ایمان (یعنی نئ سرے سے مسلمان ہونے کے بعد) صاحبِ اِستطاعت ہونے (یعنی شرائط پائے جانے) پر نئے سِرے سے **حج** فرض ہوگا۔

مشکلات کے وَقت بکے جانے والے کفریات کی مثالیں

﴿1﴾ بطورِ اعتراض کہنا: وہ شخص لوگوں کے ساتھ کچھ بھی کرے **اللہ** کی طرف سے اُس کو فُل (FULL) آزادی ہے ﴿2﴾ بطورِ اعتراض یوں کہنا: کبھی ہم فُلاں کے ساتھ تھوڑا کچھ کرلیں، **اللہ** ہمیں فوراً پکڑ لیتا ہے ﴿3﴾ **اللہ** نے ہمیشہ میرے دشمنوں کا ساتھ دیا ہے ﴿4﴾ ہمیشہ سب کچھ **اللہ** پر چھوڑ کر بھی دیکھ لیا کچھ نہیں ہوتا ﴿5﴾ **اللہ** نے میری قسمت

ابھی تک تو ذرا اچھّی نہیں بنائی ﴿6﴾ شاید اس کے خزانے میں میرے لیے کچھ بھی نہیں، میری دُنیاوی خواہشات کبھی پوری نہیں ہوئیں، زندگی بھر میری کوئی دُعا قبول نہیں ہوئی، جس کو چاہا وہ دُور چلا گیا، ہر خواب میرا ٹوٹا، تمام ارمان کُچلے گئے، اب آپ ہی بتائیں میں **اللہ** پر کیسے ایمان لاؤں؟ ﴿7﴾ ایک شخص نے ہماری ناک میں دم کر رکھا ہے، مزے کی بات یہ ہے کہ **اللہ** بھی ایسوں کے ساتھ ہوتا ہے ﴿8﴾ جس شخص نے مصیبتیں پہنچنے پر کہا: اے **اللہ**! تُو نے مال لے لیا، فُلاں چیز لے لی، اب کیا کرے گا؟ یا اب کیا چاہتا ہے؟ یا اب کیا باقی رہ گیا؟ یہ قول **کفر** ہے ﴿9﴾ جو کہے: ''**اللہ** نے میری بیماری اور بیٹے کی مَشَقَّت کے باوُجُود اگر مجھے عذاب دیا تو اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔''

یہ کہنا کُفر ہے۔(البَحرُ الرَّائق ج ۵ ص ۲۰۹) ﴿10﴾ اللہ نے ہمیشہ بُرے لوگوں کا ساتھ دیا ﴿11﴾ اللہ نے مجبوروں کو اور پریشان کیا ہے۔

تنگدستی کے باعث بکے جانے والے کفریات کی مثالیں

﴿12﴾ جو کہے: ''اے اللہ! مجھے رِزق دے اور مجھ پر تنگدستی ڈال کر ظلم نہ کر۔'' ایسا کہنا کفر ہے۔(فتاوی قاضی خان ج ۳ ص ۴٦۷) ﴿13﴾ بعض لوگ جو اِزالۂ قرض و تنگدستی یا دولت کی زیادَتی کیلئے کُفّار کے یہاں نوکری کی خاطِر یا ویزا فارم پر یا کسی طرح کی رقم وغیرہ کی بچت کیلئے درخواست پر خود کو عیسائی (کرسچین)، یہودی، قادِیانی یا کسی بھی کافر و مرتد گروہ کا ''فرد'' لکھتے یا لکھواتے ہیں ان پر حکم کفر ہے ﴿14﴾ کسی سے مالی مدد کی درخواست

کرتے ہوئے کہنا یا لکھنا کہ اگر آپ نے کام نہ کر دیا تو میں قادِیانی یا عیسائی (کرسچین) بن جاؤں گا۔ ایسا کہنے والا فوراً کافر ہوگیا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی کہے کہ میں 100 سال کے بعد کافر ہوجاؤں گا وہ ابھی سے **کافر** ہو گیا ﴿15﴾ کسی نے مشورہ دیا کہ کافر ہو جاؤ تو وہ کافر بنے یا نہ بنے مشورہ دینے والے پر حُکمِ کفر ہے۔ نیز کسی نے کفر بکا اِس پر راضی ہونے والے پر بھی حُکمِ کُفر ہے، کیوں کہ کفر کو پسند کرنا بھی کفر ہے ﴿16﴾ اگر واقِعی اللہ ہوتا تو غریبوں کا ساتھ دیتا، مقروضوں کا سہارا ہوتا۔

اعتِراض کی صورت میں بکے جانے والے کفریات کی مثالیں

﴿17﴾ مجھے نہیں معلوم اللہ نے جب مجھے دنیا میں کچھ نہ

دیا تو مجھے پیدا ہی کیوں کیا! یہ قول **کفر** ہے۔(مِنَحُ الرَّوض ص ۵۲۱)

﴿18﴾ کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا: **یااللہ**! فُلاں بھی تیرا بندہ ہے، اسے تُو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور ایک میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قَدَر رنج وتکلیف دیتا ہے۔ آخِر یہ کیا انصاف ہے؟ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲) ﴿19﴾ کہتے ہیں: **اللہ** صَبْر کرنے والوں کے ساتھ ہے، میں کہتا ہوں یہ سب بکواس ہے ﴿20﴾ جن لوگوں کو میں پیار کرتا ہوں وہ پریشانی میں رہتے ہیں اور جو میرے دشمن ہوتے ہیں **اللہ** ان کو بہت خوشحال رکھتا ہے ﴿21﴾ کافروں اور مالداروں کو راحتیں اور غریبوں اور ناداروں پر آفتیں! بس جی **اللہ** کے گھر کا تو سارا نِظام ہی اُلٹا ہے ﴿22﴾ اگر کسی نے بیماری، بے روزگاری، غربت یا کسی مصیبت کی وجہ سے **اللہ** پر

اِعتراض کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! تُو مجھ پر کیوں ظُلم کرتا ہے؟ حالانکہ میں نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ تو وہ **کافر** ہے۔

فَوتگی کے موقَع پر بکے جانے والے کُفریات کی مثالیں

﴿23﴾ کسی کی موت ہوگئی اِس پر دوسرے شخص نے کہا: **اللہ** کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ﴿24﴾ کسی کا بیٹا فوت ہوگیا، اُس نے کہا: ''**اللہ** کو اس کی حاجت ہو گی'' یہ قول کفر ہے کیونکہ کہنے والے نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو محتاج قرار دیا۔ (فتاوٰی بزازیہ مع عالمگیری ج ٦ ص ٣٤٩) ﴿25﴾ کسی کی موت پر عام طور پر بک دیتے ہیں: **اللہ** کو نہ جانے اِس کی کیا ضرورت پڑ گئی جو جلدی بُلا لیا یا کہتے ہیں: **اللہ** کو بھی نیک لوگوں کی ضرورت

پڑتی ہے اس لیے جلد اُٹھالیتا ہے (یہ سن کر معنیٰ سمجھنے کے باوجود عُموماً لوگ ہاں میں ہاں ملاتے یا تائید میں سر ہلاتے ہیں ان سب پر بھی حُکم کفر ہے) ﴿26﴾ کسی کی موت پر کہا: یااللہ! اس کے چھوٹے چھوٹے بچّوں پر بھی تجھے ترس نہ آیا! ﴿27﴾ جوان موت پر کہا: یااللہ! اس کی بھری جوانی پر ہی رَحم کیا ہوتا۔ اگر لینا ہی تھا تو فُلاں بُڈّھے یا بڑھیا کو لے لیتا ﴿28﴾ یااللہ! آخر اس کی ایسی کیا ضرورت پڑگئی کہ ابھی سے واپس بُلا لیا۔

تجدیدِ ایمان (یعنی نئے سرے سے مسلمان ہونے) کا طریقہ

کفر سے توبہ اُسی وقت مقبول ہو گی جبکہ وہ اُس کفر کو کفر تسلیم کرتا ہو اور دل میں اُس کفر سے نفرت و بیزاری بھی ہو۔ جو کفر سرزد ہوا توبہ میں اُس کا تذکرہ بھی ہو۔ مَثَلًا جس نے ویزا

فارم پر اپنے آپ کو کرسچین لکھ دیا وہ اس طرح کہے: ''**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ ! **میں نے جو ویزا فارم میں اپنے آپ کو کرسچین ظاہر کیا ہے اِس کفر سے توبہ کرتا ہوں۔**'' توبہ کے بعد پڑھئے: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں **محمد** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں)اِس طرح مخصوص **کفر** سے توبہ بھی ہوگئی اور **تجدیدِ ایمان** (یعنی نئے سرے سے مسلمان ہونے) بھی۔ اگر **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کئی **کفرِیّات** بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں کہے: ''**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ**! مجھ سے جو جو کُفرِیّات صادِر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں۔**'' پھر کلِمہ پڑھ لے۔ (اگر کلمہ شریف کا ترجَمہ معلوم ہے تو زَبان سے ترجَمہ

دُہرانے کی حاجت نہیں) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اس طرح کہئے: **''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر مجھ سے کوئی کفر ہو گیا ہو تو میں اُس سے توبہ کرتا ہوں۔''** یہ کہنے کے بعد **کلِمہ** پڑھ لیجئے۔ (سبھی کو روزانہ بلکہ وقتاً فوقتاً کفر سے احتیاطی توبہ کرتے رہنا چاہئے)

تجدیدِ نکاح کا طریقہ

تجدیدِ نکاح کا معنیٰ ہے: ''نئے مَہر سے نیا **نکاح** کرنا۔'' اِس کیلئے لوگوں کو اِکٹھّا کرنا ضروری نہیں۔ **نکاح** نام ہے اِیجاب وقَبول کا۔ ہاں بوقتِ نِکاح بطورِ گواہ کم از کم دو مَرْد مسلمان یا ایک مَرْد مسلمان اور دو مسلمان عورَتوں کا حاضِر ہونا لازِمی ہے۔ **خُطبہ** نکاح شَرْط نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ خُطبہ یاد نہ ہو تو **اَعُوذُ بِاللہ**

اور **بِسمِ اللّٰہ** شریف کے بعد **سورۂ فاتِحہ** بھی پڑھ سکتے ہیں۔کم ازکم دس درہم یعنی **دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی** (موجودہ وزن کے حساب سے 30 گرام 618 مِلی گرام چاندی)یا اُس کی رقم **مہَر** واجِب ہے۔مَثَلاً آپ نے پاکستانی 786 روپے **اُدھار مہَر** کی نیّت کرلی ہے(مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مہر مقرَّر کرتے وقت مذکورہ چاندی کی قیمت 786 پاکستانی روپے سے زائد تو نہیں)تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودَگی میں آپ ''اِیجاب'' کیجئے یعنی عورت سے کہیے:''میں نے 786 پاکستانی روپے مہَر کے بدلے آپ سے **نکاح** کیا۔''عورَت کہے:''میں نے قَبول کیا۔'' **نکاح** ہوگیا۔(تین بار ایجاب وقبول ضَروری نہیں اگر کرلیں تو بہتر ہے)یہ بھی ہوسکتا ہے کہ **عورت** ہی خُطبہ یا **سورۂ فاتِحہ**

پڑھ کر ''اِیجاب'' کرے مَرد کہدے: ''میں نے قَبول کیا،'' **نکاح** ہوگیا۔بعدِ نکاح اگرعورت چاہے تومَہر مُعاف بھی کرسکتی ہے ۔مگرمَرد بِلا حاجتِ شَرْعی عورت سے مَہر مُعاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔

مَدَنی پھول : جن صورَتوں میں نکاح ختم ہوجاتا ہے مَثَلًا صریح یعنی **کُھلا کُفر** بکااور مُرتَد ہوگیاتو تجدیدنکاح میں مہر واجِب ہے،البتّہ احتیاطی تجدیدنکاح میں مہر کی حاجت نہیں۔

تَنبِیہ : مُرتَد ہوجانے کے بعدتو بہ وتجدیدِایمان سے قَبل جس نے نکاح کیا اُس کا **نکاح** ہواہی نہیں۔

نِکاح فُضولی کا طریقہ

عورت کو بے شک خبر تک نہ ہواور کوئی شخص مَرْد سے مذکورہ

گواہوں کی موجودَگی میں عورت کی طرف سے ''ایجاب'' کرلے۔ مَثَلاً کہے: میں نے 786 روپے اُدھار مَہر کے بدلے فُلانہ بنتِ فُلاں بن فُلاں کا تجھ سے نکاح کیا، مَرْد کہے میں نے قبول کیا یہ **نکاحِ فُضُولی** ہوگیا، پھر عورت کو اِطّلاع کی گئی یا دولھا نے خود بتایا اور اس نے قَبول کرلیا، تو **نکاح** ہوگیا، مرد بھی ''ایجاب'' کرسکتا ہے۔ **نکاحِ فُضولی** حنفیوں کے یہاں جائز ہے مگر خلافِ اَولیٰ ہے۔ البتَّہ شافِعیّوں، مالِکیّوں اور حَنبلیّوں کے یہاں باطِل ہے۔

عذابِ جہنَّم کی جھلکیاں

جس سے **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ **کفر** صادِر ہوگیا اُسے چاہیے کہ دلائل میں الجھنے کے بجائے فوراً **توبہ** کرے۔ **مَعَاذَاللہ** جس کا خاتِمہ **کفر** پر ہوگا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنّم میں رہے گا۔

چاہے دنیا میں بظاہر وہ نیک نَمازی اور تہجُّد گزار و پرہیز گار ہی کیوں نہ رہا ہو! خُدا کی قسم ! جہنَّم کا عذاب کوئی برداشت بھی نہیں کرسکتا۔ **کفر کی موت** مرنے والوں کو **لَو ہے** کے ایسے بھاری گُرزوں (یعنی ہتھوڑوں) سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز (یعنی ہتھوڑا) زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ و اِنس (یعنی جنات وانسان) جمع ہو کر بھی اُس کو اُٹھا نہیں سکتے۔ **بختی اُونٹ** (یعنی ایک قسم کے اونٹ جو سب اونٹوں سے بڑے ہوتے ہیں) کی گردن برابر **بچھو** اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جانے کس قدر بڑے بڑے **سانپ** کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اُس کی سوزش، دَرد، بے چینی **چالیس برس** تک رہے۔ سر پر گرم پانی بہایا جائے گا۔ جہنَّمیوں کے بدن سے جو **پیپ** بہے گی وہ پلائی جائے گی۔ خاردار (یعنی کانٹے دار)

تھوہر کھانے کو دیا جائے گا، وہ ایسا ہوگا کہ اگر اس کا ایک قَطْرہ دنیا میں آجائے تو اُس کی سوزِش (یعنی جلن) و بدبو تمام اہلِ دُنیا کی مَعیشت (یعنی زندگانی) برباد کردے اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا۔ اُس کے اُتارنے کے لیے پانی مانگیں گے تو ان کو تیل کی تَلچَھٹ کی طرح **سخت کھولتا پانی** دیا جائے گا کہ مُنہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری **کھال گل** کر اُس میں گِر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی **آنتوں** کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا اور وہ شوربے کی طرح بہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی۔

ایمان کی حفاظت کا ورد

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَوُلْدِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ ؕ صبح و شام تین تین بار پڑھنے سے، دین و

ایمان، جان، مال، بچّے، سَب محفوظ رہیں۔

(آدھی رات ڈھلے سے سُورج کی پہلی کِرَن چمکنے تک صُبْح اور ابتدائے وَقتِ ظُہر تا غروبِ آفتاب شام کہلاتی ہے)

نوٹ: اِس رسالے میں آپ نے مختصراً 28 کفریات کی مثالیں مُلاحَظہ کیں مزید بے شمار کفریہ کلمات کی معلومات کے لیے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 692 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **''کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب''** مُلاحَظہ کیجئے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

١٩ ربیع النور شریف ١٤٣٣ھ

12-2-2012